السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت ہوجانے کے بعد اگر دو چار آدمی آجائیں تو وہ اپنی علیحدہ جماعت کراسکتے ہیں یا نہیں ؟ اس میں مختلف اظہار رائے کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اسی مسجد میں دوسری جماعت جائز نہیں کوئی کہتا ہے، کہ جماعت میں سے اٹھ کر کوئی آدمی جماعت کرائے، جماعت کرانے والوں کا کوئی حق نہیں، کوئی کہتا ہے، کہ کراسکتے ہیں مگر امام کی جگہ پر نہیں، کوئی کہتا ہے کہ اگر امام بعد میں آئے تو کراسکتا ہے، دوسرا نہیں، وغیرہ وغیرہ، جس طرح جائز ہو حکم فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم منتقی میں ہے۔ عن ابی سعیدؓ ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فقال من یتصدق علیٰ ذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم رواہ احمد وابوداؤد والترمذی بمعناہ (منتقی باب م صلی فی المسجد جماعۃ بعد امام الحی۔)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جماعت سے فراغت کے بعد ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس پر صدقہ کرتا ہے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے پس ایک شخص قوم سے کھڑا ہوا۔

مشکوۃ میں بھی یہ حدیث ہے اس کے اخیر میں ہے فقام رجل فصلی معہ (مشکوۃ باب ما علی الماموم من المتابعۃ وحکم المسبوق) یعنی ایک شخص کھڑا ہوا پس اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسجد میں نماز ہوچکی ہو اسی میں دوسری نماز بھی درست ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ جو نماز پڑھ چکے ان میں سے کوئی کرائے آنے والوں سے نہ کرائے یہ حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ کیوں کہ حدیث میں ہے۔ لاتصلوا صلوۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی۔ مشکوۃ باب من صلی صلوۃ مرتین۔

اس حدیث میں دوبارہ نماز پڑھنے سے ممانعت آئی ہے مگر باوجود اس کے دوسرے کو جماعت کا ثواب دلانے کی خاطر دوبارہ نماز جائز ہوگی تو باہر سے آنیوالا جس نے نماز ابھی نہیں پڑھی اس کو بطریق اولیٰ جائز ہوگئی اور جگہ بدلنے کی شرط کرنا یہ بے ثبوت بات ہے۔ مسجد سب یکساں ہے جہاں چاہے جماعت کرائے خواہ پہلی جگہ جہاں جماعت ہوچکی ہو یا دوسری جگہ۔ اسی طرح یہ شرط کرنا کہ امام مسجد میں آئے تو کراسکتا ہے۔ یہ بھی بے ثبوت ہے بلکہ اوپر کی حدیث میں اس کی تردید ہے کیوں کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اصل امام تھے، مسجد میں نہیں آئے بلکہ ایک اور امام آیا ہے۔ ابن ابی شیبہؒ کی حدیث میں ہے کہ آنے والا شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے۔

(ملاحظہ ہو نیل الاوطار جلد نمبر ۳ ص ۳۰) فقط

(عبد اللہ امرتسری روپڑی) (تنظیم اہلحدیث لاہور جلد نمبر ۱۵ ش ۲۴)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 23-24

محدث فتویٰ